دارالافتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شریعت اس بارے میں کیا راہنمائی کرتی ہے؟ کہ بعض اساتذہ کرام مدارس میں بچوں سے انکے ختم قرآن کے موقع پر ان سے پیسے لے لیتے ہیں۔ بلکہ بعض اساتذہ کرام ان بچوں سے بھی پیسے لے لیتے ہیں کہ ان کو ابھی سات، چھ، پانچ پارے ختم تک باقی رہتے ہیں اساتذہ ان سے کہتے ہیں کہ تم ہمیں پیسے دیدو آپ پارے بعد میں پورے کرلو۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ اس طریقے سے ان بچوں سے پیسے وصول کرنا کیسا ہے؟

خصوصًا جبکہ ان کے والدین کو اس مہنگائی میں یہ بوجھ اٹھانا بھی مشکل ہو کیونکہ دس ہزار سے بیس ہزار تک ایک ایک بچے سے وصول کرتے ہیں؟ دوسرا یہ کہ اساتذہ کرام یہ پیسے دور یا قریب مہمانان خصوصی کے کرایہ اور اکرام میں خرچ کرتے ہیں۔

یا گاؤں کے لوگوں کے لئے اس سے دعوت کرتے ہیں۔

یا انہی پیسوں کو اپنی مرضی سے جہاں چاہتیں صرف کرتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

راہنمائی فرما کر ممنون فرمائیں

الجواب حامدا ومصلیا

قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے "یاایھا الذین آمنوا لا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل"۔ اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے مت کھاؤ۔ اسیطرح حدیث مبارک میں ہے "لایحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفس منہ" کہ کسی مسلمان کا مال اسکی دلی رضامندی کے بغیر لینا حلال نہیں۔ صورت مسئولہ میں ختم قرآن کے موقع پر جو رقم بچوں سے لی جاتی ہے اس کا لینا نہ اساتذہ کیلئے جائز ہے نہ ہی مدرسہ کی انتظامیہ کیلئے اگرچہ یہ رقم لے کر ختم قرآن کے حوالہ سے منعقدہ پروگرام اور اس میں شریک ہونے والے مہمانوں پر خرچ کی جائے۔

(جاری ہے)

لہذا اس نسبت سے بچوں سے رقم لینا خواہ وہ دلی رضامندی سے ہی کیوں نہ دیں تب بھی ناجائز ہے۔

نیز ایسا عمل واجب الترک ہے اس سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

وفی القرآن المجید سورۃ البقرۃ آیۃ ۱۸۸

«ولا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بها إلى الحكام لتأكلوا»

وفی احکام القرآن ۱/ ۱۲۷ م دار الکتب

(ولا تأکلوا اموالکم) المعنی: لا یأکل بعضکم مال بعض ... قوله تعالى (بالباطل) یعنی: بما لا یحل شرعاً ولا یفید مقصوداً لأن الشرع نهی عنه، ومنع منه وحرّم تعاطیه.

وفی کنز العمال ۱/ ۹۲/ م مؤسسۃ الرسالۃ

"لا یحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفس منه".

وفی مشکاۃ المصابیح ۳/ ۲۵۵ م بشری

ألا من ظلم معاهداً، أو انتقصه، اوکلفه فوق طاقته أو أخذ منه شیئا بغیر طیب نفس فأنا حجیجه یوم القیامة

وفی الموسوعۃ ۳۶/ ۴۰ م حقانیہ

اتفق الفقهاء على حرمة مال المسلم والذمی، وأنه لا یجوز غصبه ولا الاستیلاء علیه ولا أکله بأی شکل کان وان کان قلیلا.....

وقوله علیه الصلاة والسلام «إن دماءکم وأموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمة یومکم هذا فی بلدکم هذا فی شهرکم هذا»

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ روزی محمد

الجواب صحیح

۱۴۴۵/ ۵/ ۱۱

26 NOV 2023

جامعہ دار العلوم یاسین القرآن — دار الافتاء

رئیس دار الافتاء — العلامۃ الشیخ المحدث المفتی السید نجم الحسن الامروہوی — جامعہ دار العلوم یاسین القرآن